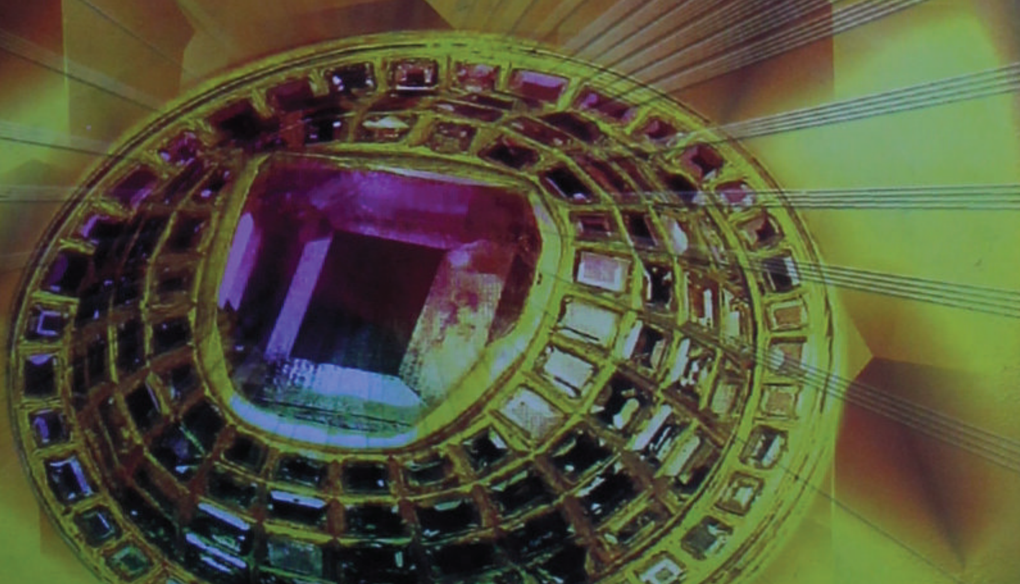
اليواقيت والجواهر

في بيان عقائد الأكابر

اکابر صوفیاء کرام اور مشائخ عظام کے
عقائد و نظریات اور علوم و معارف کا بہترین مجموعہ



تصنیفِ لطیف :
قطبِ ربانی، ہیکلِ صمدانی، عارف باللہ تعالیٰ
سیدی عبد الوہاب الشعرانی قدس سرہ النورانی

مُترجم :
رئیس المتکلمین عالم باعمل پیر طریقت حضرت علامہ مولانا الحاج
صاحبزادہ پیر سید **محمد محفوظ الحق** شاہ صاحب چشتی صابری قادری

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

اکابر صوفیاء کرام اور مشائخ عظام کے عقائد و نظریات اور علوم و معارف کا بہترین مجموعہ

الیواقیت والجواہر

فی بیانِ عقائدِ الأکابرِ

تصنیفِ لطیف :

قطبِ ربانی [illegible] عارف باللہ تعالیٰ

سیدی عبدالوہاب الشعرانی قدس سرہ النورانی

مترجم :

رئیس المتکلمین عالم باعمل پیرِ طریقت حضرت علامہ مولانا الحاج

صاحبزادہ پیر سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب چشتی صابری قادری

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

۱۱۔ گنج بخش روڈ، لاہور

Marfat.com

بجملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ---------- الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر

تصنیف لطیف ---------- سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ نورانی

مترجم ---------- صاحبزادہ سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب چشتی صابری قادری

زیر اہتمام ---------- صاحبزادہ سید محمد محمود الحق شاہ قادری

صفحات ---------- [illegible]

سن اشاعت ---------- شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ، ستمبر ۲۰۰۶ء

ناشر ---------- سید محمد شجاعت رسول شاہ قادری

مطبع ---------- اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

کمپیوٹر کوڈ ---------- 1N118

قیمت ---------- 350/- روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
[illegible]

مکتبہ غوثیہ ہول سیل
پرانی سبزی منڈی کراچی

احمد بک کارپوریشن
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

مکتبہ ضیائیہ
بوہڑ بازار راولپنڈی

اسلامک بک کارپوریشن
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

مکتبہ المدینہ
بوہڑ گیٹ ملتان

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز 37۔ الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون 7322770

مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے فیصل آباد فون 2626046

Marfat.com

کان اللہ ولا شئ معہ کے متعلق استفسار

اگر تو کہے کہ گزشتہ حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ کس حکمت کی بنا پر نہیں فرمائے کہ وھو الآن علی ما علیه کان۔ یعنی وہ اب بھی اسی طرح ہے جس طرح تھا۔ جیسا کہ بعض حضرات اس کے ضمن میں یہ الفاظ کہے ہیں۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ اس لئے درج نہیں فرمائے کہ الآن زمانے کے وجود میں نص ہے۔ اور اگر ہم اسے ہویت باری تعالیٰ کے لئے ظرف قرار دیں تو وہ ظرف زمان کے تحت داخل ہوگا جبکہ ذات حق اس سے بالا ہے۔ بخلاف کان کے لفظ کے کیونکہ وہ حرف وجودی ہے کون سے جو کہ عین وجود ہے تو گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ موجود ہے اور اس کے وجود ذاتی میں اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں۔ بیشک اس کے غیر کا اس کے ساتھ وجود تو صرف اس کی ایجاد اور اس کے اسے باقی رکھنے کی وجہ سے ہے نہ کہ مستقل ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جس نے اس حدیث کے ضمن میں مذکورہ الفاظ بڑھائے ہیں اسے کان کے علم کی معرفت نہیں علی الخصوص اس مقام پر۔

اگر تو کہے کہ بعض نے جو مذکورہ الفاظ ذکر کئے ہیں اس کا باعث کیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا باعث یہ ہے کہ اسے خیال ہوا کہ یہ **کان یکون** سے ہے پس وہ کائن اور مکون ہوا یعنی معرض وجود میں آیا۔ تو جب اس نے کائنات میں تغیرات دیکھے جو کہ افعال زمانیہ کو لاحق ہوتے ہیں۔ تو اسے خیال گزرا کہ ان کا حکم ہے حالانکہ حقیقت حال یوں نہیں ہے۔ کیونکہ جس نے کسی چیز کو کسی امر میں تشبیہہ دی اس سے لازم نہیں آتا کہ وہ اسے تمام وجوہ کے اعتبار سے تشبیہہ دے رہا ہے۔ تو اے بھائی! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم پاک کس قدر وسیع ہے اور آپ اس امر میں کس قدر ادب کرتے ہیں کہ آپ نے حق تعالیٰ پر وہ الفاظ نہیں بولے جس کا اطلاق خود حق تعالیٰ نے اپنی ذات پاک پر نہیں فرمایا۔ اسے شیخ محی الدین نے لواقح الانوار میں ذکر فرمایا:

اور آپ نے فتوحات کے باب الاسرار میں فرمایا ہے کہ جس شخص نے حدیث ''کان اللہ ولا شیءٔ معہ'' میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ''**وھو الان علی ما علیه کان**'' اس نے قرآن کریم کی تکذیب کی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **کل یوم ھو فی شان. سنفرغ لکم ایھا الثقلان** (الرحمٰن آیت ۲۹۔۳۱) یعنی ہر روز اس کی نئی شان ہے۔ عنقریب ہم تمہاری طرف توجہ فرماتے ہیں اے جن وانس) جبکہ وہ تھا جبکہ ایام نہ تھے اور نہ ہی ان ایام میں شیون۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا **انما قولنا لشیئ اذا اردناه ان نقول له کن فیکون** (النحل آیت ۴۰) جب ہم کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو ہمارا فرمان اس کے لئے اتنا ہے کہ اسے حکم دیتے ہیں کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے) تو اس کا یہ کہنا کیونکر صحیح ہوگا کہ وہ اب بھی اسی طرح ہے جس طرح تھا۔ باوجودیکہ وہ قرآن پاک پر ایمان رکھتا ہے۔ اور یہ انتہائی عجیب بات ہے۔ انتہی

اور اسی باب میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مجاورت میں جنس شرط نہیں ہے کیونکہ یہ شک پر مبنی علم ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ معیت کی وجہ سے اپنے بندے کا پڑوسی ہے گرچہ مثلیت نہیں ہے۔ اور جس کا معیت پر ایمان درست ہے اسے ماھیت پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ایک حدیث پاک کی وضاحت

اگر کہا جائے کہ لوگوں کا ایک لونڈی کو آزاد کرنے کا ارادہ تھا لیکن انہیں اس کے ایمان میں شک تھا۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ تو اس نے آسمان کی طرف اشارہ کیا تو آپ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم یہ ایمان والی ہے۔ یہاں حضور علیہ

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام کے اس سوال کی حکمت کیا ہے کہ اللہ کہاں ہے؟ باوجودیکہ باری تعالیٰ کے متعلق اینیت کے محال ہونے کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قطعی طور پر علم ہے۔ اس کا جواب شیخ نے ۳۸۵ ویں باب میں یہ دیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لونڈی سے اینیت کا سوال صرف اس کی عقل کے معیار کے مطابق فروتر کر کے فرمایا۔ جبکہ شریعت زمانے کی زبانوں کی موافقات کے مطابق اتری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وما ارسلنا من رسول الابلسان قومه ليبين لهم (ابراہیم آیت ۴) اور ہم نے نہیں بھیجا کسی رسول کو مگر اس کی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ وہ کھول کر بیان کرے)۔ پھر کبھی باہم موافقت اس صورت پر ہوتی ہے جس پر حقائق في نفسها ہوتے ہیں۔ اور کبھی نہیں ہوتی۔ اور شارع صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں ان کی عقول کی فروتری کی وجہ سے اس کی پیروی کرتے ہیں۔ تاکہ وہ آپ سے آپ کے احکام کو سمجھ لیں۔ جبکہ دلیل عقلی حق تعالیٰ کے اینیت میں محصور ہونے کے محال پر دلالت کرتی ہے۔ اور اس کے باوجود شارع علیہ السلام کی زبان پاک پر جیسا کہ تو دیکھ رہا ہے امت کے عرف کے مطابقت کی وجہ سے یہ الفاظ آئے کہ آپ نے لونڈی سے پوچھا این اللہ؟ اور اگر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے کوئی دوسرا ایسی بات کرتا تو دلیل عقلی اسے ناواقف قرار دیتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس کی ذات میں کوئی اینیت نہیں ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ انسان اپنے ادراک کی کوتاہی کی وجہ سے حق تعالیٰ کا مشاہدہ صرف این میں ہی کرتا ہے۔ اس سے اوپر ترقی نہیں کر سکتا۔ مگر اس وقت کہ اللہ تعالیٰ نور کشف کے ساتھ اس کی امداد فرمائے۔ پس جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی سے یہ بات کی تو آپ کی حکمت اور علم ظاہر ہو گیا۔ اور ہمیں پتہ چل گیا کہ اس لونڈی کے بس میں یہ امر نہ تھا کہ اپنے موجد کو سمجھ سکے مگر صرف اسی تصور کے ساتھ جو اس نے اپنے آپ میں قائم کر رکھا تھا۔ اور اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے اس کی ذہنی مطابقت اور تصور کے علاوہ خطاب فرماتے تو مطلوبہ فائدہ حاصل نہ ہو سکتا۔ اور اسے قبولیت نہ ملتی۔ تو یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت عملی تھی کہ آپ نے لونڈی سے ایسا سوال فرمایا۔ اور اس عبارت کے ساتھ کیا۔ اسی لئے جب اس لونڈی نے آسمان کی طرف اشارہ کیا تو آپ نے اس کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایمان والی ہے یعنی آسمان میں اللہ تعالیٰ کے وجود کی تصدیق کرنے والی ہے۔ جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وهو الله في السموت و في الارض (الانعام آیت ۳)

عالمہ کی بجائے مومنہ فرمانے کی حکمت

اگر تو کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی کے بارے میں مومنہ کی بجائے عالمہ کیوں نہیں فرمایا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ علماء ربانیین کے مقام سے اس کی عقل فروتر ہونے کی وجہ سے یہ فرمایا: اگر وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق عالمہ ہوتی تو آپ اسے اینیت کے ساتھ خطاب نہ فرماتے۔ انتہی

پس معلوم ہوا کہ ادب یہ ہے کہ ہم کہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اور یہ نہ کہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہیں کیونکہ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے شریعت میں ایسا وارد نہیں ہوا۔ اور عقل یہ فلسفہ عطا نہیں کرتی کیونکہ کیفیت عقل کی گرفت سے وراء ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف وہ معیت منسوب نہ فرمائی ہوتی جو کہ تمام خلق کے ساتھ سرایت کئے ہوئے ہے تو عقل اللہ تعالیٰ پر معیت کا معنی منطبق نہ کر سکتی اور اس معیت وجودیہ کو الجامعه لحضرات جميع الاسماء والصفات کا نام دیا گیا ہے۔

اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کی معیت اس جہت سے ظاہر ہے جو اس کی شان جلالت کے شایاں ہے۔ جس طرح کہ اس کی صحبت

Marfat.com